سیلاب اور قومی شناخت کا بحران

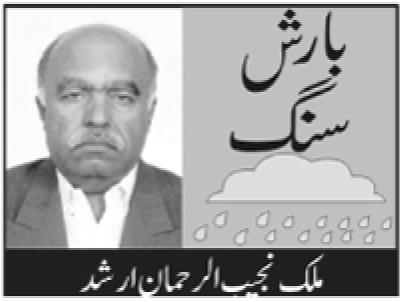

سیلاب ایک ہولناک تباہی ہے کہ پاکستان کے بسنے والے تمام لوگوں کو سراسیمہ کئے ہوئے ہے خوف نے ڈیرے جمائے ہوئے ہیں ہر جانب سے استغفار کی آوازیں آرہی ہیں خداوند کریم کے حضور دعائیں کی جارہی ہیں کہ اس آفت سے نجات ملے۔ سیل آب سے ایک تباہی تو وہ ہے جس نے اس وقت پورے ملک کو گھیرے میں لیا ہوا ہے اور دوسری تباہی مستقبل میں اس کے باعث آنے والی ایک اور تباہی کو سبھی دوربینی نگاہیں دیکھ رہی ہیں پانی کا یہ ریلہ آکے گزر جائے گا بہت سی فصلوں کو اجاڑ جائے گا بہت سے گھروں کو ویران کر دے گا بے شمار لوگ اپنے ہی ملک میں مہاجر ہو جائیں گے انسان سسک رہے ہیں بلک رہے ہیں ہر دل سے یہ دعا نکل رہی ہے کہ اب اس آفت سے ہمارے سب شہروں کو ہمارے سب قصبوں کو اور ہمارے ملک میں بسنے والے سب انسانوں کو نجات دے اس سیلاب سے جو فوری طور پر گھمبیر صورتحال سامنے آئی ہے وہ تو یہ ہے کہ بستیاں اجڑ چکیں لوگ محفوظ پناہ گاہوں کی طلب میں پانی کے رحم وکرم پر ہیں کھڑی فصلیں تباہ ہوچکی ہیں۔ عام قومی تنصیبات اور بے شمار صنعتیں پانی کے سیل رواں نے تباہ کرکے رکھ دیں۔ انفراسٹرکچر بحال ہونے میں ابھی جانے کتنا وقت لگے گا سڑکیں ٹوٹ پھوٹ گئیں،کئی پل تباہ ہوگئے رابطے میں خاصی مشکلات پیش آرہی ہیں سیلاب کے کئی نقصانات کے ساتھ ساتھ ایک فائدہ تو یہ ہوا ہے کہ کم از کم اس معاملے میں مفاہمت موجود ہے پھر بھی کہیں کہیں کچھ شکوے اور تحفظات نظر آتے ہیں لیکن قوم میں یکسوئی اور ہم آہنگی کی ایک لہر در آئی ہے اس معاملے میں حکومت وقت نے اپنے ممکنہ وسائل اس قدرتی آفت کا مقابلہ کرنے کے لئے مہیا کئے ہیں جبکہ اس آزمائش سے نکلنے کے لئے جس بالغ نظری کی ضرورت تھی اس کا اظہار وزیراعظم کی دعوت میں بھی موجودہے اور دعوت کو قبول کرنے میں میاں نواز شریف کی حکمت عملی میں بھی موجود ہے قدرتی آفات اپنے اندر بہت سے اسباق بھی لئے ہوتی ہیں ان میں سے ایک سبق تو یہ ہے کہ قوم کو آزمائش کی اس گھڑی میں مکمل اتحاد اور یکسوئی کا مظاہرہ کرنا ہوگا دوسرے اسباق میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ آئندہ اگر کبھی پانی طغیانی کا شکار ہو کر بستیوں کو ملیامیٹ کرنے کی ٹھان لے تو ہمارے پاس پہلے سے ایسا انتظام موجود ہونا چاہیے کہ تباہی کم سے کم ہو۔ اس کے لئے ڈیموں کی تعمیر کا جو مطالبہ زور پکڑ رہا ہے وہ بھی کوئی غیر حقیقی نہیں ڈیم تعمیر ہونے چاہیں لیکن اس کے لئے تمام صوبوں میں اتفاق رائے ضروری ہے جمہوری ادوار میں تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ جن معاملات پر کچھ تحفظات موجود ہوں ان پر مل بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکالا جائے اگر کالا باغ کے مقام پر ڈیم کی تعمیر ممکن نہیں تو کسی اور جگہ پر یہ ڈیم بنائے جائیں بھاشا ڈیم کی منظوری ہوچکی اسی طرح ملک کے مختلف حصوں میں یہ دیکھا جائے کہ کہاں ڈیم بنانے سے کم سے کم لوگوں کو نقصان ہوتا ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے این ایف سی ایوارڈ پر مفاہمت نہیں ہو رہی تھی اور مشرف لاء کے دور میں جبری طور پر این' ایف' سی ایوارڈ کا اجراء کیا جاتا تھا لیکن اب جمہوری دور کے فیوض و برکات نے اسے تمام صوبوں کی مشاورت کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا اور اب بھی سیلاب سے نمٹنے کے لئے ایک غیر جانبدار اتھارٹی کے قیام کی راہ ہموار ہونا ایک خوش آئند اقدام ہے گو اس حوالے سے اپوزیشن لیڈر میاں محمد نواز شریف کی جانب سے جن مالی بے ضابطگیوں کا خدشہ ظاہر کیا گیا وہ مناسب نہیں لگتا تھا کیونکہ موجود جمہوری سیٹ اپ میں ایک انتہائی اہم کام یہ کیا گیا کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی سربراہی قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر چوہدری نثار علی خان کو دے کر ایک بڑی ہی شفاف روایت کا آغاز کر دیا گیا تھا اس کے بعد شکوک و شبہات کا اظہار خود میاں صاحب کی جانب سے چوہدری نثار علی خان پر عملی طور پر عدم اعتماد کا اظہار تھا اس وقت تو ضرورت اس امر کی تھی کہ سیلاب زدگان کے لئے امدادی سرگرمیوں میں نظم و ضبط پیدا کیا جاتا کیوں اس وقت صورتحال زلزلے کے بعد امدادی' سرگرمیوں سے ملتی جلتی ہے کہ مختلف ادارے' تنظیمیں اور سیاسی جماعتیں اپنے اپنے طور پر اشیاء اور فنڈز اکٹھے بھی کر

رہے ہیں اور اپنے اپنے طریقے پر انہیں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے استعمال بھی کیا جارہا ہے اس پروگرام میں باہمی ربط اور نظم کے فقدان کی وجہ سے کسی علاقے میں سرگرمیاں زیادہ ہونے اور کسی علاقے کو نظرانداز کرنے کے واضح خدشات موجود ہیں۔

ایسی امدادی سرگرمیوں کو مانیٹر کرنے اور اس کی نگرانی کے لئے ایک قومی کمشن کا قیام ناگزیر حیثیت رکھتا ہے جو مختلف علاقوں میں عوام کی ضروریات کو جانتے ہوئے مختلف تنظیموں اور اداروں کو ہدایت کرے کہ وہ فلاں فلاں علاقوں میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں تاکہ سیلاب کے متاثرین کے لئے امدادی سرگرمیوں میں ناانصافی کی گنجائش نہ رہے اور اب اگر کمیشن قائم ہو ہی رہا ہے تو اس کے دائرہ کار میں ان اہم معاملات کو بھی شامل کر لیا جائے تاکہ سیلاب کے متاثرین میں امدادی اشیاء کی تقسیم ان کے لئے ریلیف کیمپوں کا قیام اور بعداز سیلاب ان کی بحالی کے لئے سرگرمیوں کو ایک نظم و ضبط کے تحت لایا جائے پاک فوج کے ذمے زیادہ مشکل علاقوں کو لگایا جائے اور وہاں بھی ان کی معاونت کے لئے مختلف اداروں' تنظیموں اور جماعتوں کے کارکنوں کی ڈیوٹی لگائی جائے اور اسی طرح مختلف علاقوں میں مختلف اداروں کو کام کرنے کا موقع دیا جائے اگر ایسا ہوا تو جو کچھ ناخوشگوار واقعات اس وقت رونما ہو رہے ہیں ان کا بھی خاتمہ ہوگا اور کہیں بھی کوئی بھوک' بیماری اور دیگر مجبوریوں کے تحت سسک سسک کر مرنے والا نہیں ہوگا یہ سیلاب گو آکے گزر جائے گا حادثے ہوتے ہیں گزر جاتے ہیں سانحے رونما ہوتے ہیں اور سمٹ جاتے ہیں لیکن کچھ نئی چیزوں سے لوگوں کو آشنا بھی کرتے ہیں اور ہم قومی شناخت کے جس بحران سے گزر رہے ہیں اس کے خاتمے کے لئے اس سے بہتر کوئی وقت ہمیں نہیں مل سکے گا کہ سیلاب ہمارے لئے یکسوئی کا ایک پیغام بھی لایا ہے اس کے بین السطور جو ہدایات ہمارے لئے موجود ہیں اگر تو ہم نے ان پر نگاہ ڈالی تو ایک زندہ قوم کی طرح اس آفت سے بھی گزر جائیں گے اور آئندہ کے لئے بھی اپنے قومی وجود کو استحکام بھی دیں گے اور قومی شناخت کے بحران پر بھی قابو پالیں گے۔